از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 11 نومبر 1964

منیجمنٹ آف مرگوگن ملز لمیٹڈ۔

بنام

انڈسٹریل ٹریبونل مدراس و دیگر

[پی بی گجیندر گڈکر، چیف جسٹس، کے این وانچو اور ہدایت اللہ، جسٹسز]

انڈسٹریل ڈسپیوٹس ایکٹ (14، سال 1947)، دفعہ 33(2)(b)، شرط - اگر دفعہ 33(2)(a) پر لاگو ہوتا ہے - دفعہ A-33 کے تحت درخواستوں پر غور کرنے کے لئے ٹریبونل کا دائرہ اختیار۔

اپیل کنندہ اور اس کے کارکنوں کے درمیان صنعتی تنازعہ کے زیر التوا ہونے کے دوران، مدعا علیہ، جو ایک ملازم تھا، کی خدمات بغیر کوئی وجہ بتائے ختم کر دی گئیں۔ انہوں نے صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کی دفعہ 33A کے تحت انڈسٹریل ٹریبونل کے سامنے ایک درخواست دائر کی، جس میں شکایت کی گئی کہ دفعہ 33(2)(b) کی شرط کے مطابق ان کی خدمات کو ختم کرنے کے لئے ٹریبونل کی منظوری حاصل نہیں کی گئی۔ درخواست گزار نے برطرفی کا جواز پیش کرتے ہوئے کہا کہ اسٹینڈنگ آرڈرز کی شق 17(a) انتظامیہ کو 14 دن کے نوٹس کے ذریعے ملازم کی خدمات ختم کرنے کے قابل بناتی ہے، اگرچہ مدعا علیہ جان بوجھ کر اپنے کام میں سست روی کا مظاہرہ کر رہا تھا، لیکن

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

برطرفی بدسلوکی کے لئے نہیں تھی، اور اس لئے دفعہ 33(2)(b) اور اس کی شق کا اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ ٹریبونل نے کہا کہ چونکہ برطرفی اسٹینڈنگ آرڈر کی شق 17(a) کے تحت تھی، اس لئے دفعہ 33(2)(a) کا اطلاق ہوتا ہے۔ تاہم ٹریبونل نے کہا کہ یہ شرط دفعہ 33(2)(a) پر بھی لاگو ہوتی ہے اور چونکہ ٹریبونل کی منظوری حاصل نہیں کی گئی تھی، لہذا دفعہ 33A کے تحت درخواست قابل سماعت ہے۔ اس کے بعد ٹریبونل نے قابلیت کی بنیاد پر پیش کیے گئے ثبوتوں پر غور کیا اور کہا کہ یہ الزام عائد نہیں کیا گیا کہ مدعاعلیہ جان بوجھ کر سست روی کا مظاہرہ کر رہا تھا، اور مدعاعلیہ کی بحالی کا حکم دیا۔ درخواست گزار نے ہائی کورٹ میں ایک رٹ پٹیشن دائر کی، جس میں کہا گیا تھا کہ شرط کا اطلاق صرف شق (b) پر ہوتا ہے نہ کہ شق (a) پر، کہ مدعاعلیہ کے خلاف سزا کے طور پر کارروائی کی گئی تھی اور اس لیے شق (b) کا احاطہ کیا گیا تھا، جس پر شرط لاگو ہوتی ہے، اور اس لیے ٹریبونل کو درخواست پر غور کرنے اور قابلیت پر حکم جاری کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ سپریم کورٹ میں دائر اپیل میں یہ دلیل دی گئی تھی کہ چونکہ ٹریبونل نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ یہ معاملہ دفعہ 33(2)(a) کے تحت آتا ہے، اس لئے اس کے پاس درخواست پر غور کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے کیونکہ یہ شرط اس ذیلی دفعہ پر لاگو نہیں ہوتی ہے۔

حکم ہوا کہ: اگرچہ ٹریبونل نے یہ کہنے میں غلطی کی کہ یہ شرط دفعہ 33(2)(a) پر لاگو ہوتی ہے، لیکن اس کے حکم میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ مدعاعلیہ کی دلیل یہ تھی کہ شق (b) اور اس کی شق کی خلاف ورزی کی گئی تھی اور اس دلیل نے ٹریبونل کو گھریلو تحقیقات کی عدم موجودگی میں ثبوتوں پر غور کرنے اور یہ معلوم کرنے کا اختیار

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

دیا کہ مدعاعلیہ فرائض میں کوتاہی کا قصوروار نہیں ہے، اور بحالی کا حکم دے۔[153
[A-C

خدمات کو ختم کرنے کے لئے استعمال کیا جانے والا فارم حتمی نہیں ہے اور ٹریبونل کو ان وجوہات کی تحقیقات کرنے کا اختیار حاصل ہے جن کی وجہ سے برطرفی ہوئی۔[152
[B

چارٹرڈ بینک بمقابلہ چارٹرڈ بینک ایمپلائز یونین،[1960] 3 S.C.R 441اور U.B دت اینڈ کمپنی کا انتظام بمقابلہ U.B دت اینڈ کمپنی کے کارکن [1962] Supp. 2 S.C.R822، اس کے بعد

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 1036، سال 1963۔

مدراس ہائی کورٹ کے 8 نومبر 1960 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے رٹ اپیل نمبر 146، سال 1960 میں اپیل کی گئی۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اے وی وشوناتھ شاستری اور آر گنپتی ایر۔

جواب دہندہ نمبر 2 کے لئے ایم ایس کے شاستری اور ایم ایس نرسمہن

عدالت کا فیصلہ وانچو، جسٹس نے سنایا۔

وانچو، جسٹس۔ یہ مدراس ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف خصوصی اجازت کی اپیل ہے۔ درخواست گزار ٹیکسٹائل مل سے تعلق رکھتا ہے۔ درخواست گزار کے ذریعہ رنگرا تھینام پلائی مدعاعلیہ کو مل میں کھاتہ نٹ کے طور پر 13 سال سے زیادہ وقت تک ملازم رکھا گیا تھا۔ 11 ستمبر 1958 کو درخواست گزار نے مدعاعلیہ کو اسٹینڈنگ آرڈر کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شق 17(a) کے تحت نوٹس جاری کیا جس میں 24 ستمبر کو اور 24 ستمبر 1958 سے ان کی ملازمت ختم کرنے کے حکم نامے میں وجوہات بتائی گئی تھیں۔ مدعا علیہ نے ان کی برطرفی کے خلاف احتجاج کیا اور کہا کہ ان کا بے قصور ریکارڈ ہے اور انہوں نے اپنی خدمات کو ختم کرنے کے قابل کچھ بھی نہیں کیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہیں کوئی شوکاز نوٹس جاری نہیں کیا گیا تھا، کوئی وضاحت نہیں مانگی گئی تھی اور حکم جاری ہونے سے پہلے کوئی انکوائری نہیں کی گئی تھی۔ انہوں نے مزید الزام عائد کیا کہ کوئمبٹور ڈسٹرکٹ ٹیکسٹائل مل اسٹاف یونین کی ایگزیکٹو کے رکن ہونے کی وجہ سے انہیں ٹریڈ یونین کی سرگرمیوں کی وجہ سے نشانہ بنایا گیا تھا۔ جب ان کے احتجاج کا کوئی اثر نہیں ہوا، تو انہوں نے صنعتی تنازعات ایکٹ، نمبر 14، سال 1947 کی دفعہ 33-A کے تحت ایک درخواست دی، کیونکہ اس وقت اپیل کنندہ اور اس کے کارکنوں کے درمیان ایک صنعتی تنازعہ زیر التوا تھا۔ مدعا علیہ کی بنیادی دلیل یہ تھی کہ اس کی خدمات کو ختم کرنے کا حکم صنعتی ٹریبونل کی منظوری کے بغیر جاری کیا گیا تھا اور یہ ایکٹ کی دفعہ 33(2)(b) میں موجود شق کے خلاف تھا، جس میں کہا گیا ہے کہ صنعتی تنازعہ کے سلسلے میں کوئی کارروائی زیر التوا ہونے کے دوران آجر اس طرح کے تنازعہ میں متعلقہ مزدور پر لاگو اسٹینڈنگ آرڈر کے مطابق ہو سکتا ہے۔ اسے برطرفی کے ذریعے یا کسی اور صورت میں سزا دی جائے جس کا تنازعہ سے کوئی تعلق نہ ہو، بشرطیکہ ایسا کوئی ڈسچارج یا برطرفی اس وقت تک نہ کی جائے جب تک کہ مزدور کو ایک ماہ کی اجرت نہ دی گئی ہو اور آجر کی جانب سے کی گئی کارروائی کی منظوری کے لیے آجر کی جانب سے اتھارٹی کو درخواست نہ دی گئی ہو۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ٹربیونل کے سامنے اپیل کنندہ کی دلیل یہ تھی کہ مدعاعلیہ کی خدمات اسٹینڈنگ آرڈرز کی شق 17 (a) کے تحت ختم کردی گئی ہیں۔ یہ انتظامیہ کو 14 دن کے نوٹس کے ذریعہ کارکن کی خدمات کو ختم کرنے کے قابل بناتا ہے۔ مزید دلیل دی گئی کہ برطرفی کسی غلط کام کے لئے نہیں تھی اور سزا کے طور پر نہیں کی گئی تھی اور اس لئے دفعہ 33(2)(b) کا اطلاق نہیں ہوتا ہے اور ٹربیونل کی منظوری حاصل کرنا ضروری نہیں ہے۔ یہ بھی کہا گیا تھا کہ ملازمت ختم کرنے کی وجہ یہ تھی کہ مدعاعلیہ اپنی خدمات ختم کرنے کی تاریخ سے پہلے کچھ مہینوں سے جان بوجھ کر اپنے کام میں سست روی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے کچھ عرصہ پہلے تنخواہ میں اضافے کا مطالبہ کیا تھا اور اس سے انکار کر دیا گیا تھا۔ یہ بھی کہا گیا کہ سال 1957 کی بیلنس شیٹ اگست 1958 تک تیار نہیں کی گئی تھی اور اس لئے جب درخواست گزار نے پایا کہ مدعاعلیہ جان بوجھ کر سست روی سے کام کر رہا ہے تو اسٹینڈنگ آرڈرز کے مطابق اس کی خدمات ختم کردی گئیں۔

ٹربیونل نے یہ موقف اختیار کیا کہ چونکہ ملازمت کی برخاستگی اسٹینڈنگ آرڈرز کی شق 17 (a) کے تحت ہوئی ہے، لہذا یہ ایکٹ کی دفعہ 33(2)(b) کے تحت شامل معاملہ نہیں ہے، جس میں برطرفی کے ذریعہ یا کسی بھی طرح سے کسی بھی غلط کام کے لئے برطرفی یا سزا کا اہتمام کیا گیا ہے جس کا تنازعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تاہم ٹربیونل نے کہا کہ یہ معاملہ دفعہ 33(2)(a) کے تحت آتا ہے۔ عدالت نے مزید کہا کہ دفعہ 33(2) کی شرط کا اطلاق نہ صرف شق (b) کے تحت آنے والے معاملے پر ہوتا ہے بلکہ شق (a) پر بھی ہوتا ہے۔ لہذا چونکہ شرط پر عمل نہیں کیا گیا تھا اس لیے ٹربیونل نے کہا کہ مدعاعلیہ کی ملازمت سے برخاستگی دفعہ کی خلاف ورزی ہے اور ایکٹ کی دفعہ 33A کے تحت درخواست قابل سماعت ہے۔ تاہم، چونکہ دونوں فریقوں کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جانب سے ملازمت ختم کرنے کے قابلیت پر ثبوت پیش کیے گئے تھے، اس لیے ٹریبونل نے اس معاملے کی جانچ کی۔ اس نے یہ موقف اختیار کیا کہ اسٹینڈنگ آرڈر کے تحت بھی اپیل کنندہ صرف مناسب وجہ سے مدعاعلیہ کی خدمات کو ختم کر سکتا ہے یا مخصوص اسٹینڈنگ آرڈر میں کہا گیا ہے کہ اگر وہ چاہے تو وجوہات کو ریکارڈ کیا جائے اور مزدور کو مطلع کیا جائے۔ ٹریبونل نے اس سوال پر غور کیا کہ آیا اپیل کنندہ کے پاس مدعاعلیہ کی خدمات کو ختم کرنے کی مناسب وجوہات تھیں۔ یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ اپیل کنندہ کی جانب سے دی گئی وجہ یہ تھی کہ مدعاعلیہ جان بوجھ کر سست روی کا شکار تھا کیونکہ تنخواہ میں اضافے کی اس کی درخواست مسترد کر دی گئی تھی۔ جہاں تک اگست 1958 تک سال 1957 کی بیلنس شیٹ کی تیاری نہ ہونے کا تعلق ہے تو ایسا لگتا ہے کہ ٹریبونل نے مدعاعلیہ کی اس وضاحت کو قبول کر لیا ہے کہ درخواست گزار کی اس خواہش کی وجہ سے بیلنس شیٹ شائع نہیں کی جائے گی جب تک کہ اس کی جانب سے جاری کردہ تازہ حصص عوام کی جانب سے اس پر قبضہ نہ کر لیا جائے کیونکہ اگر سال 1957 کے لیے ہونے والے نقصان کے بارے میں عوام کو نئے حصص سبسکرائب ہونے سے پہلے ہی معلوم ہو جاتا ہے۔ عوامی ردعمل خراب ہو سکتا ہے. ٹریبونل نے آخر کار کہا کہ سال 1957 کے کھاتوں کو حتمی شکل دینے میں تاخیر کو مدعاعلیہ کی طرف سے حل نہ کرنے یا فرائض میں کوتاہی کی وجہ سے نہیں کہا جا سکتا ہے۔ لہذا ٹریبونل نے دفعہ 33A کے تحت درخواست منظور کی اور مدعاعلیہ کو واپس اجرت کے ساتھ بحال کرنے کا حکم دیا۔

اس کے بعد درخواست گزار نے ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن دائر کی، جو ایک فاضل سنگل جج کے سامنے آئی۔ فاضل سنگل جج نے اس سوال کا فیصلہ نہیں کیا کہ آیا دفعہ 33 (2) کی شق کا اطلاق صرف شق (b) پر ہوتا ہے نہ کہ شق (a) پر۔ انہوں نے کہا کہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

چونکہ مدعاعلیہ کے خلاف کارروائی لاپرواہی وغیرہ کی سزا کے طور پر کی گئی تھی، لہذا یہ معاملہ واضح طور پر دفعہ 33(2) کی شق (b) کے تحت آتا ہے جس پر بلا شبہ شرط لاگو ہوتی ہے۔ لہذا انہوں نے کہا کہ صنعتی ٹریبونل کو ان حالات میں دفعہ 33A کے تحت درخواست پر غور کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ چونکہ ٹریبونل نے قابلیت کی بنیاد پر کہا تھا کہ مدعاعلیہ کے خلاف فرائض میں کوتاہی کا الزام نہیں لگایا گیا تھا، لہذا رٹ پٹیشن کو ناکام ہونا چاہئے۔ اس کے بعد درخواست گزار نے ڈویژن بنچ کے پاس اپیل دائر کی، جس نے فاضل سنگل جج کے حکم کو برقرار رکھا۔ پھر اس عدالت میں اپیل کرنے کی اجازت کی درخواست دی گئی جسے مسترد کر دیا گیا۔ اس کے بعد اپیل گزار نے اس عدالت سے خصوصی اجازت کے لئے درخواست دی اور حاصل کیا اور اس طرح یہ معاملہ ہمارے سامنے آیا۔

موجودہ معاملے میں شق 17(a) کی طرح ایک مستقل حکم کے تحت آجر کو اپنے ملازم کی خدمات کو ختم کرنے کا حق، جو آجر کی مرضی کے مطابق کسی ملازم کو "ملازمت پر رکھنے اور برطرف کرنے" کے دعوے کے مترادف ہے اور اس طرح ملازمت کی سیکورٹی کو مکمل طور پر منفی بناتا ہے جو صنعتی فیصلے کے ذریعے صنعتی ملازمین کو محفوظ کیا گیا ہے، بکنگھم اینڈ کرناٹک کمپنی لمیٹڈ بمقابلہ کمپنی کے مزدوروں ([1]) میں لیبر اپیلٹ ٹریبونل کے سامنے غور وخوض کے لئے پیش کیا گیا۔ اس کے بعد یہ معاملہ چارٹرڈ بینک بمقابلہ چارٹرڈ بینک ایمپلائز یونین ([2]) اور یوبی دت اینڈ کمپنی کی انتظامیہ بمقابلہ یوبی دت اینڈ کمپنی کے ورکمین ([3]) میں بھی آیا جس میں لیبر اپیلٹ ٹریبونل کے نقطہ نظر کو منظور کیا گیا تھا اور یہ کہا گیا تھا کہ موجودہ جیسے معاملے میں بھی صداقت کی ضرورت ضروری ہے اور اگر ملازمت کا خاتمہ رنگین ہے۔ اختیارات کا استعمال یا استحصال یا غیر منصفانہ لیبر پریکٹس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

کے نتیجے میں صنعتی ٹریبونل کو مداخلت کرنے اور اس طرح کی برطرفی کو کالعدم قرار دینے کا اختیار ہو گا۔ اس طرح کے معاملے میں حکم کی شکل حتمی نہیں ہے اور ٹریبونل اس حکم کے پیچھے جا کر ان وجوہات کا پتہ لگا سکتا ہے جن کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا اور پھر خود اس بات پر غور کریں کہ آیا برطرفی اختیارات کا رنگین استعمال تھا یا استحصال یا غیر منصفانہ مزدوری کے عمل کا نتیجہ تھا۔ اگر یہ اس نتیجے پر پہنچی کہ برطرفی اختیارات کا ایک رنگین استعمال تھا یا استحصال یا غیر منصفانہ لیبر پریکٹس کا نتیجہ تھا تو اس کے پاس مداخلت کرنے اور اس طرح کی برطرفی کو خارج کرنے کا اختیار ہو گا۔

لہٰذا موجودہ مقدمہ میں شق 17 (a) کے تحت مدعا علیہ کی خدمات ختم کرنے کے لیے استعمال کیا گیا فارم حتمی نہیں ہے اور ٹریبونل ان وجوہات کی تحقیقات کرنے میں حق بجانب ہے جن کی وجہ سے اس طرح کی برطرفی ہوئی۔ یہاں تک کہ اسٹینڈنگ آرڈرز بھی فراہم کرتے ہیں کہ کوئی ملازم ایسے معاملے میں وجوہات پوچھ سکتا ہے۔ درخواست گزار کی جانب سے ٹربیونل کے سامنے یہ وجوہات پیش کی گئیں یعنی مدعا علیہ کی خدمات ختم کر دی گئیں کیونکہ اس نے جان بوجھ کر سست روی اختیار کی اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں غفلت برتی۔ لہٰذا ڈیوٹی میں کوتاہی اور کام میں سست روی کی وجہ سے ان کی خدمات ختم کر دی گئیں۔ یہ واضح طور پر بدسلوکی کی سزا کے مترادف تھا اور اس لئے ایسے حالات میں اسٹینڈنگ آرڈرز کی شق 17 (a) کے تحت حکم جاری کرنا واضح طور پر اسٹینڈنگ آرڈرز کی شق کے تحت کسی مزدور کی خدمات کو ختم کرنے کے اختیارات کا ایک رنگین استعمال تھا۔ ان حالات میں ٹریبونل اس حکم کے پیچھے جانے اور خود یہ فیصلہ کرنے میں حق بجانب ہو گا کہ آیا مدعا علیہ کی خدمات کو ختم کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

موجودہ مقدمہ میں ٹربیونل کے سامنے اپیل کنندہ کے مقدمہ کی حمایت میں ثبوت پیش

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کیے گئے کہ مدعاعلیہ اپنے فرائض میں کوتاہی اور اپنے کام میں سست روی کا قصوروار ہے۔ٹریبونل نے پایاہے کہ یہ ثابت نہیں ہوا ہے۔ان حالات میں یہ معاملہ واضح طور پر ایکٹ کی دفعہ 33(2) کی شق (b) کے تحت احاطہ کیا گیا تھا کیونکہ تنازعہ کے زیر التوا ہونے کے دوران مدعاعلیہ کی خدمات سے دستبرداری اختیار کی گئی تھی اور بدسلوکی کے لئے اسے بری کرنے کی سزادی گئی تھی۔چونکہ یہ شرط کی تعمیل کے بغیر کیا گیا تھا، لہٰذا ملازمت کے خاتمے کو صحیح طور پر ایک طرف رکھ دیا گیا تھا۔

تاہم درخواست گزار کی جانب سے درخواست کی جاتی ہے کہ ٹریبونل نے پایا کہ دفعہ 33(2)(b) کے تحت مقدمہ نہیں بنایا گیا تھا۔اس نے یہ بھی پایا کہ جو معاملہ بنایا گیا تھا وہ دفعہ 33(2)(a) کے تحت بنایا گیا تھا۔اس کے بعد اس نے کہا کہ یہ شرط دفعہ 33(2)(a) پر لاگو ہوتی ہے۔درخواست گزار کا کہنا ہے کہ ٹریبونل کا یہ نظریہ غلط ہے کہ دفعہ 33(2)(a) پر اس شرط کا اطلاق ہوتا ہے اور اس لئے ٹریبونل کا دفعہ 33-A کے تحت درخواست پر غور کرنا اور مدعاعلیہ کی بحالی کا حکم دینا درست نہیں تھا۔دفعہ 33(2) کے بغور مطالعہ سے یہ واضح ہے کہ اس کی شق کا اطلاق صرف شق (b) پر ہوتا ہے نہ کہ شق (a) پر اور اس لئے ٹریبونل غلطی میں تھا جب اس نے کہا کہ اس کا اطلاق شق (a) پر بھی ہوتا ہے۔لیکن ہماری رائے میں اس سے موجودہ معاملے میں کوئی فرق نہیں پڑتا جیسا کہ ہائی کورٹ نے نشاندہی کی ہے۔مدعاعلیہ کی دلیل یہ تھی کہ دفعہ 33(2)(b) کی خلاف ورزی کی گئی تھی۔یہ وہ دلیل تھی جس نے ٹریبونل کو دائرہ اختیار دیا اور جسے اپیل کنندہ کو پورا کرنا تھا اور اس نے ثبوت پیش کر کے اسے پورا کیا۔ٹریبونل نے اس ثبوت پر غور کیا اور پایا کہ اپیل کنندہ کی یہ دلیل کہ مدعاعلیہ فرائض میں کوتاہی اور سست روی کا قصوروار ہے، درست ثابت نہیں ہوا۔ان حالات میں اگرچہ ٹریبونل نے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

یہ کہنے میں غلطی کی کہ دفعہ 33(2) کی شق اس کی شق (a) پر بھی لاگو ہوتی ہے، لیکن ہمارے لئے ٹریبونل کے ذریعہ جاری کردہ حکم میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ جیسا کہ ہائی کورٹ نے درست طور پر نشاندہی کی ہے، یہ معاملہ واضح طور پر دفعہ 33(2)(b) کے تحت آتا ہے جس پر بلاشبہ شرط لاگو ہوتی ہے۔ دفعہ 33A کے تحت درخواست پر ٹربیونل غور کر سکتا تھا اور ٹریبونل نے اس پر غور کیا اور الزام کے قابلیت پر غور کیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ الزام ثابت نہیں ہوا تھا۔ ان حالات میں ٹریبونل کی جانب سے منظور کیا گیا اور ہائی کورٹ کی جانب سے برقرار رکھا گیا حکم کافی حد تک درست ہے، باوجود اس کے کہ ٹریبونل نے قانون کی غلطی کی ہے۔ لہذا اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اس کے ذریعہ قیمت کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document